T.V. اور مووی

اس رسالے میں

- ایک مفتی صاحب کا خواب
- آنکھ بہاریں
- نگاہِ ولی کی تاثیر
- 99 فیصد گھروں میں ٹی وی
- T.V. کا شرعی استعمال
- مووی کا شرعی حکم
- امیرِ اہلسنت کے تاثرات

WWW.NAFSEISLAM.COM

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ   وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

تاریخ: ۱۱ ذیقعدہ ۱۴۲۶ھ   حوالہ: ۱۱۸

﴿ تصدیق نامہ ﴾

الحمدللّٰہ رب العلمین والصّلوٰۃ والسّلام علیٰ سید المرسلین وعلیٰ الہ واصحابہ اجمعین

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب

ٹی وی اور مووی

(مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی) پرمجلسِ تفتیشِ کتب ورسائل کی جانب سے نظرثانی کی کوشش کی گئی ہے۔
مجلس نے اسے عقائد، کفریہ عبارات، اخلاقیات، فقہی مسائل اور عربی عبارات وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر ملاحظہ کرلیا ہے۔
البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذِمّہ مجلس پرنہیں۔

مجلس

تفتیشِ کتب و رسائل

14 - 12 - 2005

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

T.V اور مووی

دُرود شریف کی فضیلت

عاشقِ اعلیٰ حضرت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابوبلال **محمد الیاس عطارؔ** قادری رَضوی ضیائی دامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعالِیَہ اپنے رسالے ضیائے دُرود وسلام میں فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نقل فرماتے ہیں، ''جو مجھ پر شبِ جُمعہ اور جمعہ کے روز سو بار دُرود شریف پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کو سو حاجتیں پوری فرمائے گا۔'' (التفسیر دُرِّمنثور، ج ۶ ص ۶۵۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وَقت کی ضرورت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! فی زَمانہ حالات بڑی تیزی کے ساتھ تنزلی کی طرف بڑھتے ہی چلے جا رہے ہیں۔ ایک طرف بے عملی کا سیلاب اپنی تباہی مچا رہا ہے تو دوسری طرف بدعقیدگی کے خوفناک طوفان کی ہولناکیاں بربادی کے بھیانک مناظر پیش کر رہی ہیں۔

ان حالات میں میڈیا کا طرزِ عمل بھی سب کے سامنے ہے۔ فحاشی اور عریانی پھیلانے میں اس کا کردار کسی سے ڈھکا چھپا نہیں، اس سے بھی زِیادہ قابلِ تشویش بات یہ ہے کہ غیر مُسلم قوّتیں (بشمول قادیانی گروہ) اور اِصلاح کے نام پر گمراہ کُن عقائد کا پرچار کرنے والے لوگ بھی اس ذَریعہ کو اپنے مذموم مقاصد کے لئے مسلسل استعمال کر رہے ہیں۔

''اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش'' کے سلسلہ میں تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی کارکردگی محتاجِ بیان نہیں اور دعوتِ اسلامی کے بانی اور امیر، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطارؔ قادری رَضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ سے کون واقف نہیں۔ آپ دامت برکاتہم العالیہ وہ یادگارِ سَلَف شخصیت ہیں جو کثیرُ الکرامت بُزرگ ہونے کے ساتھ ساتھ عِلماً وعَملاً، قولاً وفعلاً، ظاہراً وباطناً اَحکاماتِ الٰہیہ کی بجا آوری اور سُنَنِ نَبویّہ کی پیروی کرنے اور کروانے کی بھی روشن نظیر ہیں۔ آپ اپنے بیانات، تحریری، رسائل، ملفوظات اور مکتوبات کے ذَریعے اپنے متعلقین ودیگر مسلمانوں کو اِصلاحِ اعمال وعقائد کی تلقین فرماتے رہتے ہیں۔ آپ کے قابلِ تقلید مثالی کردار، اور تابعِ شریعت بے لاگ گفتار نے ساری دُنیا میں لاکھوں مسلمانوں بالخصوص نوجوانوں کی زِندگیوں میں مَدَنی اِنقلاب برپا کردیا ہے۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عزّ وجل! یہ آپ ہی کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ اس مختصر سے عرصے میں دعوتِ اسلامی کا پیغام (تادمِ تحریر) دُنیا کے تقریباً ساٹھ ممالِک میں پہنچ چکا ہے۔ ہزاروں مقامات پر سنّتوں بھرے ہفتہ وار اجتماعات اور سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافِلوں میں سفر کرنے والے بے شمار مبلغین اِس مقدّس جذبے کے تحت اِصلاحِ اُمّت کے کاموں میں مصروف ہیں کہ ''مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِن شاءَاللّٰہ عزّ وجل

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ اور دیگر عاشقانِ رسول کی یہ مَدَنی کوششیں اور اللہ ورسول عزّ وجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کس قدر مقبول ہیں اس کا اندازہ اس ایمان افروز بشارت سے لگایئے۔

بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں دعوتِ اسلامی کی مقبولیت

ہند کے ایک مُفتی صاحب مدظلہ العالی نے حلفیہ بتایا کہ میں ناواقفیت اور غَلَط فہمی کے باعث دعوتِ اسلامی اور قبلہ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کا سخت مخالف تھا۔ چونکہ مجھے بڑے بڑے جلسوں میں تقریر کا موقع ملتا رہتا ہے تو وہاں بھی ان میں ان کے خلاف خوب بولتا تھا۔

ایک رات جب میں سویا تو میری قسمت انگڑائی لیکر جاگ اُٹھی۔ میں نے دیکھا، ایک نوری تخت ہے جس پر حضورِ پُرنور، شافعِ یومُ النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں۔ سامنے کثیر اسلامی بھائی موجود ہیں جو سروں پر سبز عمامے کا تاج سجائے سفید لباس میں ملبوس ہیں ایک بڑے ستون کو پکڑ کر ہلانے میں مصروف ہیں اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہیں مسکرا مسکرا کر ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ میں نے ان لوگوں کو پہچانا کہ یہ حلیہ تو دعوتِ اسلامی والوں کا ہے۔ میں نے سرکارِ مدینہ، سُرورِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ یہ کون لوگ ہیں؟ نبی کریم، رؤف رّحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسکراتے ہوئے ارشاد فرمایا، ''یہ میرے عاشق ہیں اور اسلام دُشمن قوتوں کو جڑوں سے اُکھاڑ کر پھینکنے میں مصروف ہیں۔'' جب میں بیدار ہوا تو دعوتِ اسلامی اور امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کا محبّ بن چکا تھا، میری غَلَط فہمیاں دُور ہوچکی تھیں اور اب میں تقریباً ہر بیان میں اور تحریر کے ذَرِیعے دعوتِ اسلامی کی اِنقلابی کارکردگی کا چرچا کرتا ہوں۔

T.V پر بیان اور امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! الحمدللہ عزّ وجل! اللہ ورسول عزّ وجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاص کرم سے دعوتِ اسلامی نیکی کی دعوت کو عام کرنے کے لئے دِن رات مصروفِ عمل ہے۔ آج جب کہ میڈیا کا دَور ہے تو نیکی کی دعوت کو تیزی سے پھیلانے کے لئے دعوتِ اسلامی نے جرأت مندانہ قدم اُٹھاتے ہوئے ٹی۔وی کے ذَرِیعے امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی رِقّت انگیز دُعا (بغیر چہرے کے محض آواز کے ذَرِیعے) بیک وَقت دُنیا کے تقریباً 144 ممالک میں پہنچانے کی ترکیب بنائی، تو نہ صِرف

پاکستان بلکہ دُنیا کے مختلف ممالک سے بھی مبارک باد کے فون، خطوط اور بہاریں موصول ہونا شروع ہوگئیں جن میں سے چند منتخب بہاریں اپنے الفاظ میں پیشِ خدمت ہیں۔

"فیضانِ دُعا" کے آٹھ حروف کی نسبت سے 8 بہاریں

1 والد کی ناراضگی

بابُ الاسلام سندھ کے شہر حیدرآباد کے علاقہ ہیرآباد کے مبلغِ دعوتِ اسلامی نے بتایا کہ ۳ رَمَضانُ المبارَک ۱۴۲۶ھ کو کشمیر، سرحد اور پنجاب کے بعض مقامات پر آنے والے خوفناک زَلزلے کے متاثرین کی دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والی کثیر امداد کا سلسلہ میرے والِد صاحِب کے علم میں نہیں تھا۔ چونکہ دعوتِ اسلامی سیاسی تحریک نہیں ہے لہٰذا اخبارات و میڈیا دعوتِ اسلامی کی اِنفرادی عظیمُ الشّان خدمات کو پیش کرنے کے بجائے، اپنے مفادات کے پیشِ نظر خبریں دے رہے تھے۔ میرے والد دعوتِ اسلامی کی زلزلہ زدگان کی امداد کے سلسلے میں لاعلم ہونے کے باعث سخت ناراض تھے اور بار بار کہتے کہ "دعوتِ اسلامی کے امیر، علّامہ محمد الیاس عطّاؔر قادری دامت برکاتہم العالیہ کو فون کروں گا کہ اس موقع پر آپ لوگ کیوں خاموش ہیں؟ ایسے میں قبلہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے ایک اہم فیصلہ فرمایا اور ٹی۔وی پر بذرِیعہ ٹیلی فون سُوالات کے جوابات دینے کے ساتھ جامع دُعا فرمائی اور زَلزلہ زَدگان کی امداد کے سلسلے میں دعوتِ اسلامی کی خدمات بیان فرمائیں۔

میرے والد یہ سُن کر نہ صِرف مطمئن ہوئے بلکہ انتہائی نادم بھی تھے کہ مجھے تو آج معلوم ہوا کہ دعوتِ اسلامی اس قدر عظیم الشّان طریقے سے زلزلہ زدگان کی خدمت میں مصروف ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلیٰ مُحَمَّد

2 آواز میں سوز و رِقّت

صوبہ سندھ کے مقیم ایک اہم ذِمّہ دار اسلامی بھائی نے بتایا کہ ٹی۔وی پر امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے ارشادات و دُعا آنے پر لوگوں میں بہت اچھے تاثرات پائے گئے اور دعوتِ اسلامی کی زلزلہ زدگان سے متعلق خدمات لوگوں سے پوشیدہ تھیں، جس کے باعث وہ بدگمان ہورہے تھے۔ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے ٹی۔وی پر بذرِیعہ آواز تشریف لاکر لاکھوں مسلمانوں کو بدگمانی، غیبت، بہتان تراشی جیسے کبیرہ گناہوں سے بچانے کے ساتھ ساتھ ان کروڑوں مسلمانوں کے دِلوں میں خوشی داخل کرنے کا سامان بھی کیا۔ جو آپ کے ٹی۔وی پر آنے کے خواہش مند تھے، ان کا کہنا ہے کہ ایک انتہائی ماڈرن گھرانے کو دیکھا گیا

کہ دَورانِ دُعا تمام گھر والے ہاتھ اُٹھا کر دُعا میں مصروف تھے اور ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ بعدِ دُعا وہ گھر والے دِینی ماحول سے دُور ہونے کے باوُجود یہ کہتے دِکھائی دیئے کہ ''الیاس قادری صاحب مدظلہ العالی کی آواز میں کس قدر دَرد اور سوز ہے ہمارا تو رواں رواں کانپ رہا تھا۔''

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

3 کراچی یونیورسٹی کا طالب علم

بابُ المدینہ (کراچی) یونیورسٹی کے ایک طالبِ علم نے کچھ اس طرح کی پرچی دی کہ پہلے میں دعوتِ اسلامی کو پُرانے خیالات پرمبنی سوچ کا حامل سمجھتا تھا۔ اسی وجہ سے میں ان سے دُور تھا اور بدظن تھا۔ الحمدللہ عزّ وجل امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے ٹی۔ وی پر (محض آواز کے ذَرِیعے) دُعا کروانے اور مووی کے ذَرِیعے تبلیغ کی تیاریوں کا سُن کر مطمئن ہوگیا ہوں، اب میرا ذِہن صاف ہوگیا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

4 صُحبتِ بَد سے نَجات

ایک اسلامی بھائی نے بتایا کہ ہمارے پڑوس میں ایک سُنّی گھرانا بدعقیدہ لوگوں کی صحبت کے باعث عقائد کے معاملے میں تذبذب کا شکار ہوچکا تھا۔ اسی گھر کے ایک فرد نے بتایا کہ جب ۲۷ ویں شب امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی دُعاٹی۔ وی پر شروع ہوئی تو ہم سب گھر والے شریک ہوگئے، دُعا اس قدر پُرسوز تھی کہ ہمارے گھر والے رو رہے تھے اور میری حالت سب سے زِیادہ غیر تھی۔ الحمدللہ عزّ وجل مجھ سمیت تمام گھر والے امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ سے مرید ہوکر عطاری بن گئے۔ ہم نے دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کی بھی نیت کی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

5 حیرت انگیز توبہ

ایک اسلامی بھائی نے بتایا کہ ہمارے علاقہ میں ایک شخص جو علاقہ کا بدنام ترین شخص تھا اور عرصۂ دراز سے جوئے کا اڈا بھی چلا رہا تھا۔ ۲۷ویں شب بھی آکڑے کے نمبر دینے میں مصروف تھا، اتنے میں قریب ہوٹل پر چلنے والے ٹی۔وی پر امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی دُعا شروع ہوگئی۔

دُعا کی کشش نے اس آکڑے کے نمبر دینے والے کو بھی اپنی طرف متوجہ کرلیا اور وہ بھی دُعا میں شریک ہوگیا۔ دیکھنے والے حیرت زدہ تھے کہ دیکھتے ہی دیکھتے اس شخص پر جو شاید اپنے کسی عزیز کی موت پر بھی نہ رویا ہو اِنتہائی رِقّت طاری ہوگئی اور وہ ہچکیاں لے لے کر رونے لگا۔ دُعا ختم ہوچکی تھی مگر اس شخص پر رِقت طاری تھی۔

صبح جب لوگ فجر کی نماز کیلئے پہنچے تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ رات جو آکڑے کے نمبر دے رہا تھا۔ وہ شخص سَر جھکائے پہلی صَف میں نماز کیلئے موجود تھا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

6 مخالف مُحِبّ بن گیا

حسین آباد کے مقیم ایک اسلامی بھائی نے بتایا کہ ایک کالج کا کلرک غلَط فہمی کے باعث دعوتِ اسلامی سے بدظن تھا اور آئے دِن مجھ سے اختلافی گفتگو کرتا اور بے سروپا اعتراضات کرکے پریشان کرتا رہتا۔ میں اس سے سامنا ہونے پر اکثر کترا جاتا کیوں کہ وہ زَبان کا بَہُت تیز تھا۔

۲۷ رَمَضانُ المُبارَک کو اتفاق سے میرا ان سے سامنا ہوگیا میں نظر بچا کر نکلنے ہی لگا تھا کہ اس نے مجھے آواز دی اور کہنے لگا، ''میں نے مولانا محمد الیاس عطّاؔر قادری دامت برکاتہم العالیہ کی ٹی۔وی پر رِیلے (Relay) ہونے والی دُعا میں شرکت کی، بڑا اَثر ور ملا اور الحمدللہ عزوجل میں بھی **عطاری** بن گیا ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

7 قیدیوں کی توبہ

صوبۂ پنجاب کے شہر 'قصور' میں دعوتِ اسلامی کے مبلّغین کی اِنفرادی کوشش کی بَرَکت سے جیل انتظامیہ نے رَمضانُ المبارَک ۱۴۲۶ھ کے آخِری عشرے میں 48 قیدیوں کو نفلی اعتکاف کی اِجازت دے دی۔ چُنانچہ یہ معتکف قیدی صبح دَس بجے سے دوپہر چار بجے تک فرائض وواجبات اور سنّتیں سیکھنے کے حلقوں میں شرکت کیا کرتے۔ دورانِ اعتکاف ۲۷ویں شب بانیِ دعوتِ اسلامی امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی ٹی۔وی پر رِیلے ہوئے والی دُعا سننے کا جیل میں انتظام کیا گیا تھا۔ جب دُعا شروع ہوئی تو انتہائی

رِقّت انگیز منظر تھا، تمام قیدی ہاتھ اُٹھائے رو رو کر اپنے گناہوں پر نادم ہو کر توبہ کر رہے تھے۔ ان سب نے آئندہ گناہ نہ کرنے کا عزم کیا اور امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے ذَرِیعے سلسلۂ عالیہ قادریہ رَضَویہ عطاریہ میں داخل ہو کر **عطاری** بھی بن گئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

8 ہوٹل کے مالک کی توبہ

ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ جب میں جیل میں **معتکفین** کی خیر خواہی کے سلسلے میں سحری کے وَقت روٹیاں لینے کے لئے ایک ہوٹل پر پہنچا تو دیکھا کہ ہوٹل کے مالک پر بھی رِقّت طاری تھی۔ اس نے بتایا کہ ابھی میں نے ٹی۔وی پر ہونے والی دُعا میں شریک تھا، دُعا کے دَوران مجھے بہت رونا آیا اور میں نے اپنے تمام گناہوں سے بھی توبہ کر لی ہے اور آئندہ بچنے کا عہد بھی کیا ہے آپ دُعا کریں کہ اللہ استقامت دے۔ پھر اس نے روٹیوں کی رَقم میں بھی کافی رعایت کی۔ اسی وَقت ہوٹل میں موجود ایک اور شخص نے بتایا کہ میں بھی دُعا میں شریک تھا، میں زِندگی میں پہلی بار گناہوں کو یاد کر کے اتنا رویا ہوں۔ یہ کہتے ہوئے اس نے ہاتھوں ہاتھ تین ہزار روپے سحری و اِفطاری کی مد میں کُلّی اِختیارات کے ساتھ پیش کئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ اور مووی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! تادمِ تحریر امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کا نہ چہرہ ٹی۔وی پر دیکھا گیا ہے نہ ہی مووی منظرِ عام پر آئی ہے۔ تاہم دُنیا کے کثیر ممالک کے لوگوں کا اس پر اصرار ہے کہ ''جب کثیر مفتیانِ کرام کے مطابق ازروئے شرع جائز اُمور کی مووی فلم دیکھنا، بنانا اور بنوانا جائز ہے۔ لہٰذا امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کو اِصلاحِ اُمّت کے عظیم مقصد کے پیشِ نظر اپنی مووی منظرِ عام پر لانے کی اِجازت دے دینی چاہئے۔ (مووی بنانے یا بنوانے اور ٹی۔وی پر آنے کے بارے میں مفتیانِ کرام کا مؤقف ملاحظہ کرنے کے لئے اِس رسالہ کے آخر میں دیا گیا فتویٰ پڑھ لیجئے۔)

مَدَنی اِلتجاء

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی بارگاہ میں بھی بار بار کچھ اس طرح سے عرض کی جا رہی ہے کہ شرعی اجازت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کے مقدّس جذبے کے تحت بذریعہ مووی بھی لوگوں کی اِصلاح کی کوشش فرمایئے اِن شاءَ اللہ عزوجل ساری دُنیا اس کی بَرَکات سے مستفیض ہوگی۔

اَلحمدُللہ عزوجل ! امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ پر اللہ و رسول عزوجل و صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا خاص کرم ہے۔ ان کی شخصیت میں اللہ تعالیٰ

نے ایسی تاثیر عطا فرمائی ہے کہ کئی گناہ گار صِرف آپ کی زِیارت کی بَرَکت سے ہی تائب ہوجاتے ہیں، نیکوکاروں کی رِقّتِ قلبی میں اِضافہ ہوتا ہے اور آپ کی صحبت اِصلاحِ اعمال کا ذَرِیعہ بنتی ہے ۔ اس ضِمن میں دو اِیمان افروز سچّے واقعات کا بغور مطالعہ فرمائیں۔

نگاہِ ولایت کی تاثیر

ایک اسلامی بھائی نے حلفیہ بتایا کہ میری ملاقات ایک سبز عمامہ سجائے ہوئے نوجوان سے ہوئی جس کے چہرے پر عبادت کا نُور چمک رہا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ ایک شخص جو معاشرے کا انتہائی بدکردار شخص تھا اور ایک لِسانی تنظیم سے اس کی وابستگی تھی، وہ مخالف زَبان والوں سے انتہائی نفرت کرتا تھا۔ اس کے شہر میں ایک مخالف زَبان کا شخص پکوڑے بیچا کرتا تھا۔ اس کا معمول تھا کہ وہ روزانہ اس سے بیس روپے مالیت کے پکوڑے کھاتا اور ٹھنڈے ہونے کی صورت میں پہلے مار پیٹ کرتا پھر اس سے پکوڑے گرم کروایا کرتا۔

ایک دِن بابُ المدینہ (کراچی) سے اس کے دوست کی طرف سے شادی کا دعوت نامہ ملنے پر، جب یہ شادی میں شرکت کیلئے کراچی پہنچا تو اپنے دوست کو دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ دوست جو قدم بہ قدم گناہوں کی منزل پر ایک عرصہ تک ساتھ چلتا رہا تھا اس کے سَر پر سبز عمامہ شریف کا تاج سجا ہوا تھا، چہرے پر سنّت کے مطابق داڑھی تھی اور وہ سفید سنّتوں بھرے لباس میں ملبوس نگاہیں جھکائے کھڑا تھا۔ چونکہ وہ ماضی میں اس سے انتہائی بے تکلف تھا، لہٰذا اس نے تفریح لینے کے انداز میں اس پر چند جملے کسے مگر اس کا وہ دوست جو پہلے انتہائی حاضر جواب مشہور تھا، اس نے جواب دینے کے بجائے محض مسکرا کر سَر جھکا لیا۔ اس کا یہ انداز دیکھ کر وہ مزید کچھ نہ بول سکا۔

چند دِن شادی کی گہما گہمی رہی۔ ہفتہ کے دِن اس کے دوست نے دعوت دی کہ میرے پیرومُرشِد جو زَمانے کے وَلی اور تبلیغِ قرآن وسنّت کی غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے بانی اور امیر ہیں، ان کا بیان سننے چلنا ہے۔ جب وہ فیضانِ مدینہ پہنچے تو بیان اختتام کے قریب تھا۔ بعدِ بیان امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی ملاقات شروع ہوئی اور دوست نے ملاقات کیلئے اس کا ذِہن بنایا، تو وہ کہنے لگا کہ تم جانتے ہو کہ میں خود شخصیت ہوں، میری ملاقات کیلئے تو خود قطار لگتی ہے، میں کسی سے ملوں! یہ کیسے ممکن ہے؟ خیر مبلغ نے دوست پر اِنفرادی کوشش جاری رکھی۔ آخِر وہ اس شرط پر امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ سے ملاقات کیلئے تیار ہوا کہ قِطار میں جو شخص تیسرے نمبر پر کھڑا ہے مجھے اس کی جگہ کھڑا کیا جائے۔

مبلّغِ دعوتِ اسلامی نے قطار میں کھڑے شخص کو صورتِ حال بتائی اور عرض کی کہ ہوسکتا ہے کہ اللہ کے وَلی سے ملاقات وزِیارت سے اس کے دوست کی زِندگی میں مَدَنی اِنقلاب برپا ہوجائے۔ وہ مان گیا اور یوں اسے تیسرے نمبر پر کھڑا کردیا گیا

جب وہ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے سامنے پہنچا اور اس نے نظر اُٹھا کر امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے چہرۂ مبارَک کی طرف دیکھا اور امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی نگاہِ ولایت جب اس پر پڑی تو دیکھنے والوں نے دیکھا کہ وہ شخص جو کچھ دیر پہلے تک ملاقات پر آمادہ نہیں ہو رہا تھا، اب اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے اور جسم پر کپکپاہٹ طاری ہوگئی۔ وہ کچھ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے مبارَک ہاتھوں پر سَر رکھے روتا رہا پھر جذبات میں آ کر کھڑا ہو کر اور ہاتھ پھیلائے چیخ چیخ کر کہنے لگا، ''اب پوری رات کوئی نہیں ملے گا، بس میں دیکھوں گا، میں ملوں گا اور کوئی نہیں دیکھے گا اور کوئی نہیں ملے گا۔'' وہ یہ کہتا جا رہا تھا اور اس کے آنسو بہتے جا رہے تھے۔

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے اسے بڑی شفقت سے سمجھایا کہ نہ جانے لوگ کہاں کہاں سے ملاقات کیلئے آتے ہیں اور حقوقُ العِباد کے بھی معاملات ہیں اور اس کی کمر پر شفقت بھری تھپکی دی تو وہ روتا ہوا آپ کے قدموں میں بیٹھ گیا اور کافی دیر تک وہیں بیٹھے بیٹھے روتا رہا۔ جب ملاقات ختم ہوئی تو وہ شخص امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے قدموں سے اُٹھ گیا، اس دَوران وہ عمامہ شریف اور داڑھی شریف کی نیّت کر چکا تھا۔ وہ کم وبیش پندرہ دِن تک بابُ المدینہ میں رہا اور امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر سحری واِفطاری میں شرکت کی سعادت بھی پاتا رہا۔

اس کے دِل ودماغ کو ایسی پاکیزگی نصیب ہوئی کہ جب وہ واپس اپنے شہر لوٹا تو سر پر سبز عمامہ شریف کا تاج سجائے ہوئے تھا اور چہرے پر داڑھی شریف کے کچھ بال بھی بڑھ چکے تھے۔ اسی حالت میں وہ اس پکوڑے والے (جس کو روزانہ تنگ کیا کرتا تھا) کے پاس جا کر بھرے بازار میں اس کے قدموں میں گِر پڑا اور رو رو کر معافی مانگنے لگا۔ سب لوگ اس حیرت انگیز تبدیلی پر حیران تھے اور حقیقتِ حال جاننے پر کسی نے کہا کہ

نگاہِ عطّار میں وہ تاثیر دیکھی بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

فوجی اَفسر کے آنسو

ایک اسلامی بھائی نے حلفیہ بیان بتایا کہ تین فوجی افسران امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی بارگاہ میں ملاقات کی غرض سے حاضر ہوئے تو ایک مبلغ نے اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے انہیں مَدَنی ماحول کی بَرَکتیں بتائیں پھر امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے آستانے میں کھانے کی ترکیب ہوئی۔

ان اسلامی بھائی کا کہنا ہے کہ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کھانا تناول فرما رہے تھے، دیگر افراد بھی کھانے میں مصروف تھے کہ اتنے میں امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے ساتھ کھانے میں شریک ایک فوجی افسر کے رونے کی آواز سُن کر میں نے جیسے ہی پلٹ کر دیکھا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ فوجی افسر کے پورے جسم پر لرزہ طاری تھا اور اس کی ہچکیاں بندھی ہوئی تھیں۔ وہ ٹکٹکی باندھے

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے چہرے مبارَک کی زِیارت کر رہا تھا اور روتا جا رہا تھا جبکہ نوالہ اس کے ہاتھ سے گِر چکا تھا۔ کمرے میں عجب رِقّت انگیز ماحول بن گیا اور حیرت کی بات یہ تھی کہ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے (اپنی زَبان سے) نہ تو کوئی بیان فرمایا اور نہ ہی آپ نے کوئی ملفوظات اِرشاد فرمائے بلکہ آپ تو کھانے میں مصروف تھے مگر وہ فوجی افسر صِرف آپ کے چہرے مبارَک کو دیکھ دیکھ کر روئے جا رہا تھا۔ واقعی 'وَلیِ کامل' کی پہچان کسی نے صحیح بتائی کہ جسے دیکھ کر اللہ عزوجل کی یاد آ جائے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس سے معلوم ہوا کہ مووی کے ذَرِیعے اگر پوری دُنیا کو امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی زِیارت کی سعادت مل جائے تو نہ جانے کتنے لوگوں کی بگڑی بن سکتی ہے اور ہزار ہا لوگوں کی زِندگیوں میں مَدَنی اِنقلاب برپا ہو سکتا ہے۔

تقویٰ اور پرہیزگاری کے اَنوار

فی زَمانہ ٹی۔وی پر آنے والے اکثر لوگ عموماً لفظوں کے کھیل کے ماہر اور ظاہری شخصیت کے حامل ہوتے ہیں۔ ایسے حالات میں اگر زمانے کے ولی سلسلۂ عالیہ قادریہ کے عظیم بُزُرگ یادگارِ سَلَف شخصیت، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ جن کا چہرۂ مبارَک تقویٰ، پرہیزگاری اور عبادت کے اَنوار سے مُنوّر ہے، جن کی زِیارت کرنے والے کی زَبان بے ساختہ 'سبحان اللہ' جاری ہو جاتا ہے، آنکھیں جذباتِ تاَثُّر سے بھیگ جاتی ہیں، جن کے خوفِ خدا عزوجل اور عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کیفیت و رِقّت سخت سے سخت دِلوں کو بھی نرم کر دیتی ہے، جن کی صحبت ذَرِیعۂ اصلاحِ اعمال ہے، کروڑوں قلوب جن کی محبت میں گرِفتار اور آنکھیں زِیارت کیلئے بے قرار ہیں، مووی کی شرعی اِجازت سے فائدہ اُٹھائے ہوئے اُمّت کی اِصلاح کے مقدّس جذبے کے تحت V.C.D کے ذَرِیعے دُنیا کے سامنے جلوہ فرما ہوں تو ساری دُنیا میں مَدَنی اِنقلاب برپا ہو سکتا ہے۔ (اِن شاءَ اللہ عزوجل)

ننانوے فیصد گھروں میں ٹی-وی

الحمدللہ عزوجل دعوتِ اسلامی T.V کے ذَرِیعے پھیلنے والی فحاشی و عریانی کے خلاف بہت پہلے ہی سے عملی جہاد میں مصروف ہے۔ جس کی بَرَکت سے ایک بڑی تعداد میں ٹی۔وی گھروں سے باہَر ہوئے۔ مگر اس کے باوُجود ٹی۔وی خریدنے والوں کی تعداد کم ہونے کے بجائے مزید بڑھتی جا رہی ہے۔ اب عالم یہ ہے کہ اس وَقت بدقسمتی سے ننانوے فیصد سے زائد گھروں میں ٹی۔وی داخِل ہونے میں کامیاب ہو چکا ہے اور دِن رات گناہوں کا بازار گرم ہے۔

رہے وہ ایک فیصد لوگ جن کے گھروں میں ٹی۔وی نہیں ہے تو وہ بھی کسی نہ کسی سبب مثلاً کسی حادثے یا ناگہانی آفت کی صورت میں اس کی تصویری جھلکیاں دیکھنے کے لئے ٹی۔وی پر نظر ڈال ہی لیتے ہیں۔ بالفرض اگر وہ اس صورت میں بھی اپنا دامن ٹی۔وی

سے بچالیتے ہوں تو بھی ان میں اکثر ایسے ہوتے ہوں گے جو اخبار تو پڑھتے ہی ہوں گے اور اخبار پڑھنے والے کے لئے اس میں چھپنے والی نامحرم عورتوں کی تصاویر سے نگاہ بچالینا بے حد مشکل اَمر ہے۔ اس سے بدنگاہی کی نحوست سے حفاظت میں دُشواری کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

ٹی-وی کا شرعی استعمال

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب ٹی۔وی پہلے ہی سے گھروں میں داخل ہے اور اس کا ناجائز استعمال بھی بھرپور طریقے سے جاری ہے اور اس میں اِضافہ ہوتا چلا جارہا ہے اور اسے گھروں سے نکالنے کی فی الحال کوئی صورت نظر نہیں آرہی ہے۔ ایسے نازک حالات میں کہ جب شریعت میں 'مووی' کی اِجازت کی صورت نکلتی ہے، اگر قبلہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ مووی کے ذَرِیعے اپنے پُر تاثیر سنّتوں بھرے بیانات فرمائیں گے تو اللہ تعالیٰ کی رَحمت سے اُمّید ہے کہ ان بیانات کی بَرَکت سے لوگ فلمیں، ڈرامے، گانے باجے وغیرہ دیکھنے سننے کے بجائے اِن شاءَ اللہ عزوجل ٹی۔وی پر صِرف صحیح العقیدہ سُنّی علماء کے بیانات یا حمد و نعت سننا شروع کردیں گے اور اِن شاءَ اللہ عزوجل ٹی۔وی کا استعمال شرعی اجازت تک محدود ہوجائے گا۔

اس کے علاوہ وہ لوگ جو ٹی۔وی کے ناجائز استعمال کی نحوست کے باعث فیشن پرستی اور گناہوں کے دلدل میں دھنستے چلے جارہے ہیں، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے سنّتوں بھرے اِصلاحی بیانات اور پُر تاثیر جلوؤں کی بَرَکت سے انہیں ٹی۔وی کے جائز استعمال کی بَرَکت سے تائب ہوکر نہ صِرف فرائض و واجبات پر کاربند ہونا نصیب ہوگا بلکہ وہ سنّتوں کی چلتی پھرتی تصویر بن کر عاشقانِ رسول کے ہمراہ مَدَنی اِنعامات کی خوشبو سے معطّر معطّر سنّتوں بھرے مَدَنی قافلوں کے ذَرِیعے اس کوشش میں مصروف ہوجائیں گے کہ "مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے، اِن شاءَ اللہ عزوجل"

سوال: جن گھروں میں ٹی-وی نہیں وہ کیا کریں؟

جواب: جن خوش نصیب لوگوں کے گھروں میں ٹی۔وی ابھی تک داخل نہیں ہوا، انہیں اب بھی ٹی۔وی گھر میں لانے کی قطعاً اِجازت نہیں، وہ اس بات کو پیشِ نظر رکھیں کہ ٹی۔وی میں بیان وغیرہ کے ذَرِیعے تو اُن لوگوں تک پہنچنا مقصود ہے جن کے گھروں میں ٹی۔وی موجود ہے اور وہ اس کے ناجائز استعمال کے ذَرِیعے بربادی کے سامان کررہے ہیں۔ لہٰذا اگر کوئی امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی زِیارت کرنا چاہے اور سنّتوں بھرے بیانات سے مستفیض ہونا چاہے تو وہ بآسانی کمپیوٹر کے ذَرِیعے اپنی اس مبارَک خواہش کو عملی جامہ پہنا سکتا ہے۔

امیرِ اہلسنّت اور ٹی-وی پر بیان

جب شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی محمد الیاس عطّارؔ قادری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ سے عرض کی گئی کہ آپ پہلے ٹی۔وی کو گھر سے نکالنے کا مشورہ ارشاد فرماتے تھے اور کئی اسلامی بھائیوں نے نکال بھی دیئے مگر اب آپ خود ہی ٹی۔وی پر بیان فرمانے لگے ہیں تو کیا ایک بار پھر ہم گھروں میں ٹی۔وی بسالیں؟ ...... اس پر آپ نے جواب ارشاد فرمایا:۔

ٹی-وی کے نقصانات

افسوس! صد کروڑ افسوس! آج کل دُنیا کے کروڑوں مسلمانوں کے گھروں میں ٹی۔وی ہے اور اِس کی وجہ سے بُرائیاں بڑھتی چلی جارہی ہیں۔ٹی۔وی پر ایک طرف فلموں، ڈراموں وغیرہ کے ذَرِیعے اخلاق و کردار تباہ کیا جارہا ہے تو دوسری طرف اِسلام دشمن عناصر کھلم کھلا اِسلام کے خلاف زہر اُگل رہے ہیں۔نیز بعض لوگ اسلام کا لُبادہ اُوڑھ کر اسلام کو ماڈرن انداز میں پیش کرنے کی ناپاک سازشوں کے ذَرِیعے مسلمانوں کے ایمانوں کو لوٹنے میں مشغول ہیں۔

الغرض ٹی۔وی کے ذَرِیعے بدعملی اور بدعقیدگی پھیلانے کا سلسلہ زوروں پر ہے، ایسے نامُساعِد حالات میں ٹی۔وی گھر میں رکھنا ہی نہیں چاہئے اگر ہو تو بھی فوری طور پر اِس کو نِکال دینا ضروری ہے۔رہے وہ لوگ جن کو ٹی۔وی سے روکنا ممکن نہیں، ایسوں کی اِصلاح کیلئے عُلمائے کِرام کو ضَرور کوئی راہ نکالنی چاہئے۔

خوفناک زلزلہ

تادمِ عرض صِرف دومرتبہ وہ بھی فقط آواز کی حدتک میں ٹی۔وی پر آیا ہوں۔پہلی بار سبب یہ ہوا کہ ۳ رَمَضانُ المبارَک ۱۴۲۶ھ کو صبح 8:45 پر پاکستان کے بعد مقامات پر خوفناک زلزلہ آیا، جس نے تباہی مچا کر رکھ دی، کم و بیش دولاکھ اَفراد فوت ہوئے، زَخمیوں اور مالی نقصانات کا تو کوئی شُمار ہی نہیں، مسلمانوں کو درپیش آنے والی اِس قِیامتِ صُغریٰ اور آفتِ کُبریٰ کے موقع پر الحمدللہ عزوجل دعوتِ اسلامی کی خدمات مثالی تھیں مگر ''الیکٹرونک میڈیا'' سے دُوری کے باعِث عام مسلمانوں کو اس کی اِطّلاع نہیں تھی اور لوگ بدگمانیاں کررہے تھے کہ ایسے آڑے وَقت میں اہلِ حق کی سب سے بڑی مذہبی تحریک، دعوتِ اسلامی کیوں خاموش ہے؟ چُنانچِہ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے عظیم تر مفاد کی خاطر میں نے بَیْتُ الْفَنَاء (یہ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے آستانے کا نام ہے) سے فون پر ٹی۔وی والوں کے سُوالات کے جوابات دیئے اور دُعا بھی کی جو غالباً 144 ملکوں میں براہِ راست (Live) سُنی گئی۔زلزلہ زدگان کی امداد کی تفصیلات سن کر دُنیا بھر کے مسلمان الحمدللہ عزوجل جھوم اُٹھے۔مَثَلاً

بمبئی کی مسجد میں مَدَنی کام

مجھے بمبئیؔ (ہند) سے ایک اسلامی بھائی نے فون پر بتایا کہ ہمارے یہاں ایک مسجد میں دعوتِ اسلامی پر پابندی تھی۔ زلزلہ زدگان کی اِمداد سے مُتعلق ٹی۔وی پر بیان رِلے ہونے کے بعد مذکورہ مسجد کی اِنتظامیہ نے ازخود ذِمّہ داران سے رابِطہ کرکے بتایا کہ ہم نے الیاس قادِری کا ٹی۔وی پر بیان سُنا، ہمیں کیا معلوم تھا کہ آپ حضرات آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دُکھیاری اُمّت کے اس قدر ہمدرد ہیں، دُعاء بھی سُنی اور آج تک ایسی دُعاء کبھی نہیں سُنی تھی، اب دعوتِ اسلامی کے لئے ہماری مسجد کے دروازے ۲۵ گھنٹے کُھلے ہیں۔ برائے کرم! سنّتوں بھرے دَرس وبیان کے ذَرِیعے ہماری یہاں کے نَمازیوں کو فیضیاب کیجئے۔

27 ویں شب کی دُعاء

جن چینلز پر بیان رِلے ہوا تھا، لوگوں نے اُن کی بھی خوب پذیرائی کی لہٰذا انہوں نے حُسنِ ظن کی بناء پر اِجازت کے بغیر ہی ۲۷ ویں شب رَمضانُ المبارَک ۱۴۲۶ھ کی دُعا براہِ راست رِلے کرنے کے اِعلانات جاری کر دیئے۔ مَدَنی مرکز نے ٹی۔وی والوں کے حُسنِ ظن کی لاج رکھتے ہوئے بعض تحفُّظات طے کرکے اِجازت دے دی۔ تحفظات میں یہ بھی شامل تھا کہ دُعا وغیرہ سے قَبل نہ مُوسیقی ہوگی، نہ ہی عورت کی تصویر و آواز میں اِعلان کیا جائے گا اور دَورانِ دُعاء اشتہار وغیرہ بھی نہیں دیا جائے گا۔ چُنانچہ دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی سے ہونے والے حَرَمَینِ طَیِّبَین کے بعد دُنیائے اسلام کے غالِباً سب سے بڑے اعتِکاف (جس میں کم وبیش 3100 معتکفین تھے) میں رَمضانُ المبارَک ۱۴۲۶ھ کی ۲۷ ویں شب کو اندازاً لاکھوں مسلمانوں کو گناہوں سے توبہ کروا کر نَمازوں کی پابندی اور دیگر گناہوں سے بچنے کا عہد لیکر سرکارِ غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مُرید کروایا گیا اور وہاں پڑھی جانے والی 'اَلْوداع ماہِ رمضان' اوراس کے بعد ہونے والی دُعاء کی صِرف آواز ٹی۔وی کے بعض چینلز پر براہِ راست رِلے کی گئی۔

ٹی۔وی پر چہرہ دکھانا کیسا؟

ٹی۔وی کے پردۂ اسکرین پر صورت کے ساتھ ظاہر ہو کر نیکی کی دعوت پیش کرنا مُتعدّد عُلمائے اہلسنّت کے نزدیک اگرچہ شرعاً دُرست ہے تاہم اِس کو دیکھنے کیلئے گھر میں ٹی۔وی ہرگز مت لائیے کیوں کہ ٹی۔وی کے اکثر پروگرام غیر شرعی ہوتے ہیں، میں جس طرح پہلے ٹی۔وی کا مخالِف تھا الحمدللہ عزّوجل اِسی طرح اب بھی مخالِف ہوں، ٹی۔وی نے مسلمانوں کو عملی طور پر تباہ کرنے میں انتہائی گھِناؤنا کردار سرانجام دیا ہے۔ اِس کی ہلاکت خیزیوں کی جھلکیاں میرے بیان کے تحریری رسالے 'T.V کی تباہ کاریاں' میں دیکھی جاسکتی ہیں۔ آج کل ٹی۔وی مُعاشرہ کا گویا **جُزوِ لاینفک** (یعنی کبھی جُدا نہ ہونے والا حِصّہ) بن چکا ہے اور کروڑوں مسلمان ٹی۔وی پر ناچ گانے اور فلم بینی کے گناہ میں مشغول ہیں، ہر طرف بدعقیدگیوں اور بداعمالیوں کا سیلاب ہے، ایسے میں اگر ٹی۔وی کے ذریعے ان کے گھروں کے اندر داخل ہو کر **اِعلائے کلمۃُ الحق** (یعنی آوازِ حق بُلند کرنے) کا موقع ملتا ہو تو شریعت کے دائرے میں رہ کر نیکی کی دعوت دینا بے حد مُفید ہے۔ جیسا کہ رمضانُ المبارک ۱۴۲۶ھ میں مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ کے ایک مُعتکِف نے مجھے (امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کو) کچھ اس طرح لکھ کر دیا کہ ہمارے گھر کا ماحول اس قدر دِین سے دُور تھا کہ ماہِ رمضانُ المبارَک میں بھی نَماز، روزوں کا خاص ذِہن نہ تھا۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے گھر بھر میں اکیلا میں ہی عملاً مذہبی ذِہن کا تھا۔ رمضانُ المبارَک میں جب آپ کا (امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کا) بیان آیا تو میں نے ٹی۔وی آن کر کے قصداً آواز خوب بڑھادی، گھر والے مُتوجّہ ہو کر اکٹھے ہوگئے جب دُعاء ہوئی تو سب پر ایک دم رِقّت طاری ہوگئی اور سب نے رو رو کر گناہوں سے توبہ کی۔ دُعاء ختم ہونے کے بعد میرے بڑے بھائی نے پُرجوش لہجے میں کہا، آج کے بعد فلمیں، ڈرامے اور گانے باجوں کیلئے کوئی بھی ٹی۔وی آن نہیں کرے گا۔ اِن شاءَاللہ عزّوجل جہاں تک گھر میں ٹی۔وی بسانے کا تعلُّق ہے تو اِس ضمن میں عرض ہے کہ صِرف مذہبی پروگرام دیکھنے سننے کی نیّت سے بھی گھر میں ٹی۔وی بسانے کے حق میں میں نہیں ہوں، کیوں کہ ٹی۔وی کے منفی اثرات (Side Effects) بہت زِیادہ ہیں مثلاً آپ کو اگر تلاوت بھی سننی ہوتی تو ٹی۔وی کھولتے ہی مُراد بر آجانا ضروری نہیں اِس کیلئے شاید کئی چینلز سے گزرنا پڑے گا اور یوں نہ چاہتے ہوئے بھی میوزک سننے اور طرح طرح کے بیہودہ مناظر دیکھنے سے واسِطہ پڑسکتا ہے! نیز مذہبی پروگرام بھی اکثر گناہوں کے بغیر نہیں دیکھا جاسکتا کیوں کہ عُموماً اِس کے اوّل آخر بلکہ بیچ میں بھی بے پردہ عورَتوں پر مشتمل اِشتہارات چلائے جاتے ہیں۔ بالفرض آپ نے مذہبی پروگرام دیکھنے کیلئے ٹی۔وی لیا اور فلموں، ڈراموں اور بدعقیدہ لوگوں کی تقاریر سے بچ بھی گئے تب بھی گھر میں دیگر افراد کے ابتلاء کا شدید اندیشہ ہے۔

(ماخوذ از رسالہ 'امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے ٹی.وی کے بارے میں تأثرات')

مووی کا شرعی حکم

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دِین ومفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ مووی بنانا اور بنوانا کیسا ہے؟ بہت سے علماء سے اس کے بارے میں سنا تھا کہ یہ ناجائز ہے لیکن اس وَقت کثیر تعداد میں علماء ٹی۔وی پر آتے ہیں، یا اپنے جلسوں، محفلوں، نعت خوانیوں کی مووی بنواتے ہیں اور یہ موویز بازار میں عام ملتی ہیں۔آپ اس مسئلے کے بارے میں اپنی تحقیق سے مطلع فرمائیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

الجواب بعون الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

ٹی۔وی، وِڈیو کے مسئلے میں علماء کی آراء میں اختلاف ہے چُنانچہ بعض نے اسے تصویر پر قیاس کرتے ہوئے ناجائز قرار دیا اور بعض نے تصویر ہونے کی نفی کی اور اسے آئینے کے عکس کی مثل قرار دیتے ہوئے جائز قرار دیا کہ جیسے آئینے میں نظر آنے والا عکس تصویر کے حکم میں نہیں بلکہ وہاں اصلاً تصویر ہی نہیں تو یہاں بھی یہی حکم ہے۔چُنانچہ ٹی۔وی اسکرین پر شعاعوں سے بننے والے عکس پر تصویر کا حکم دیا جانا غلَط ہے۔بہرحال اگر یہ بات ثابت ہوجائے کہ ٹی۔وی اسکرین پر نظر آنے والا عکس تصویر ہی ہے تو ازروئے قیاس اس پر حکم حرمت ہی ہوگا اور اگر اس کے بعد بر عکس تصویر ثابت نہ ہو تو جائز امور کی مووی فلم جائز ہوگی اور امام اہلسنّت مجدد دِین وملّت امام احمد رضا خان وصدر الشریعہ بدرالطریقہ مفتی امجد علی اعظمی رحمہم اللہ تعالیٰ کی کُتب سے یہی ظاہر ہے کہ شعاعوں سے بننے والے عکوس تصویر نہیں ہیں۔

سیِّدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت علامہ مولانا الشاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن ارشاد فرماتے ہیں،

سئلت عمن صلی و امامه مرآة فأجبت بالجواز آخذ امما ههنا اِذا لمرآة لم تعبدو لا الشبح المنطبع فيها والا هو من صنيع الكفار نعم ان كان بحيث يبدوله فيه صورته و افعاله ركوعا و سجودها و قياما وقعودا وظن ان ذلك يشغله فاذن لا ينبغی قطعا (جدالممتار ، ج ۱ ص ۳۱۱،۳۱۲، ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کراچی)

مجھ سے ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا گیا کہ جس نے آئینے کے سامنے نَماز پڑھی تو میں نے یہاں بیان کردہ (شرح منیہ کے) قول سے اخذ کرتے ہوئے جواز کا فتویٰ دیا۔کیونکہ نہ تو آئینے کی عبادت کی جاتی ہے اور نہ اس میں کوئی صورت چھپی ہوتی ہے اور نہ یہ کفّار کی مصنوعات (یعنی کفّار کے شعار) سے ہے۔ہاں اگر نَماز پڑھنے کے دَوران اسے اپنی حرکات مثل رکوع وسجود وقیام وقعود نظر آتی ہو اور یہ خیال کرتا ہے کہ یہ اسے نَماز سے مشغول اور غافل کردیں گی تو اسے آئینے کے سامنے ہرگز نَماز نہیں

پڑھنی چاہئے۔ یونہی صدرالشریعہ بدرالطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے جب اسی قسم کا سوال کیا گیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ ''آئینہ سامنے ہو تو نماز میں کراہت نہیں ہے کہ سبب کراہت تصویر اور وہ یہاں موجود نہیں اور اگر اسے تصویر کا حکم دیں تو آئینے کا رکھنا بھی مثل تصویر ناجائز ہو جائے حالانکہ بالاجماع جائز ہے اور حقیقت امر یہ ہے کہ وہاں تصویر ہوتی ہی نہیں بلکہ خطوط شعاعی آئینہ کی صقالت کی وجہ سے لوٹ کر چہرے پر آتے ہیں گویا یہ شخص اپنے کو دیکھتا ہے نہ یہ کہ آئینہ میں اس کی صورت چھپتی ہے۔'' (فتاویٰ امجدیہ، ج ۱ ص ۱۸۴، مطبوعہ: مکتبۂ رضویہ کراچی)

امامِ اہلسنّت مجددِ دین وملّت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن اور صدرالشریعہ بدرالطریقہ مفتی امجد علی اعظمی رحمہم اللہ تعالیٰ کی عبارات سے یہ بالکل واضح ہے کہ شعاعوں سے بننے والے عکوس تصویر نہیں ہیں۔ لہٰذا ٹی۔وی اور وِڈیو فلم کا جائز استعمال بھی جائز ہوا کہ ان میں نظر آنے والے پیکر بھی شعاعوں ہی پر مشتمل ہوتے ہیں۔ خصوصاً صدرالشریعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فتویٰ سے درج ذیل امور ظاہر ہوئے۔

اوّل آئینے میں نظر آنے والا عکس تصویر کے حکم میں ہیں بلکہ وہاں اصلاً تصویر ہی نہیں۔

دوم شعاعوں سے بننے والے پیکر کا نام تصویر نہیں ہے بلکہ عکس ہے اگرچہ وہ ظاہری طور پر تصویر کے مثل ہی کیوں نہ ہو۔

سوم جب شعاعوں سے بننے والا پیکر تصویر نہیں تو خواہ آئینے میں ایسا پیکر بنے یا خارجِ آئینہ کسی اور چیز پر، وہ تصویر نہیں کیونکہ آئینے میں بننے والے پیکر سے تصویر کی نفی آئینہ کی وجہ سے نہیں بلکہ شعاع ہونے کی وجہ سے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پانی پر اور چمکدار شے مثلاً اسٹیل اور پالش کئے ہوئے فرش پر بننے والے واضح عکس کو نہ تو تصویر سمجھا جاتا ہے اور نہ ہی اس پر تصویر کا اطلاق کر کے اسے حرام کہا جاتا ہے بلکہ اسے آئینے کے عکس کے مثل سمجھا جاتا ہے۔

حالانکہ آئینے اور ان اشیاء کے اجزائے ترکیبی کا فرق کسی ذی عقل سے ہرگز پوشیدہ نہیں ہے۔ لہٰذا ظاہر ہوا کہ ان اشیاء میں بننے والے عکوس کو تصویر کے حکم میں صِرف اس لئے نہیں داخل کیا جاتا ہے کہ یہ شعاعوں سے بنتے ہیں۔ جیسا کہ صدرالشریعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عبارت سے ظاہر ہے۔

حضرت غزالی دوراں علامہ سیّد احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جائز وِڈیو فلم کے جواز کے قائل تھے اور آپ علیہ رحمۃ نے ٹی۔وی اور مووی کے جواز پر لکھی گئی کتاب کی زوردار انداز میں تصدیق فرمائی۔ چُنانچہ آپ نے نہ صِرف شہزادہ محدث اعظم ہند کچھوچھی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) حضرت علامہ محمد مدَنی میاں اشرفی مدظلہ العالی کی وِڈیو اور ٹی۔وی کے شرعی استعمال سے متعلق تحقیق کی تصدیق فرمائی بلکہ اس تحقیق پر انہیں رئیس المحققین کے شاندار لقب سے بھی نوازا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، ''رئیس المحققین حضرت علامہ سیّد محمد مدَنی الاشرفی الجیلانی دامت معالیہم وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ تعالیٰ وبرکاتہ۔ مزاج اقدس؟

حضرت کا مقدور گرامی شرف صدور لایا۔ یاد فرمائی کا بے حد شکریہ۔ جناب کے ارسال کردہ استفتاء و فتاویٰ کو بغور سنا، تینوں فتاویٰ حضرت کی فہم و ذکاء اور تحقیق و جستجو کا مُنہ بولتا شاہکار ہیں۔ بے شک جناب کی ذہانت اور استنباط لائق صد ستائش اور قابلِ تحسین اور آفرین ہیں۔ آپ نے جس آسانی سے ایسے مشکل مسائل کو عام فہم انداز میں ڈھال کر حل فرمایا ہے وہ آپ ہی کا حصّہ ہے۔ بزرگانِ دین اور علماءِ اُمّت کے مختلف اقوال کو جس عمدگی سے بیان فرمایا ہے اور جس حسن و خوبی سے نبھایا ہے وہ آپ کی انشراح صدر اور علومِ عقلی اور نقلی میں مہارت تامہ کا مظہر اتم ہے۔ خصوصاً طرزِ استدلال اور اندازِ تحریر باعث رشک ہیں۔

میں ہر سہ فتاویٰ میں آپ سے متفق ہوں۔ خصوصاً وِڈیو کیسٹ، ٹی۔وی اور فِلم کے بارے میں جس قدر عرق ریزی سے جناب نے تحقیق فرمائی اور پھر جس خوبصورتی سے ان حقائق کی روشنی میں جائز و ناجائز صورتوں میں امتیاز کرتے ہوئے فتویٰ قلمبند فرمایا وہ قابلِ تقلید ہے۔ (وِڈیو، ٹی۔وی کا شرعی استعمال، ص ۱۰)

الحمدللہ عزّ وجل علماءِ اہلسنّت کے اقوال سے ظاہر ہے کہ مووی فلم تصویر کے حکم میں ہیں ہے اور ازروئے شرع جائز امور کی مووی فلم دیکھنا، بنانا اور بنوانا جائز ہے۔

دَورِ حاضر میں وڈیو کا مسئلہ اتنا عام ہو چکا ہے کہ اگر کسی بڑے اسٹور میں سامان خریدنے کے لئے جانا پڑے تو وِڈیو کا سامنا کرنا پڑتا ہے بلکہ ترقی یافتہ ممالک یا جہاں پیسے کی ریل پیل ہوتی ہے وہاں تو عموماً اسٹورز ہی میں وِڈیو کیمرے لگے ہوتے ہیں۔

اسی طرح تقریباً ہر حساس جگہ پر حفاظت (Security) کے پیشِ نظر وِڈیو کیمرے نصب کئے جاتے ہیں اور آنے جانے والے کو کئی زاویوں سے دیکھنے کے لئے ایک سے زائد وِڈیو کیمرے نصب کئے جاتے ہیں۔ سرکاری تنصیبات پر خصوصی انتظام کیا جاتا ہے۔ یونہی ہوائی جہاز سے سفر کیا جائے تو ہوائی اڈے میں داخل ہونے سے لیکر ہوائی جہاز میں بیٹھنے تک اور اسی طرح جہاز میں بیٹھنے کے بعد سے ہوائی جہاز سے اُترنے تک بلکہ اس کے بعد بھی ایئر پورٹ سے نکلنے تک مسلسل وڈیو کیمرے چلتے رہتے ہیں اور آدمی کی وڈیو فلم بنتی رہتی ہے۔

یونہی زیارتِ حرمین شریفین کے لئے اگر بذریعۂ ہوائی جہاز جایا جائے تو عموماً اپنے ملک کے ایئر پورٹ سے لیکر عرب شریف کے ایئر پورٹ تک مسلسل کیمرے کی زد میں رہنا پڑتا ہے۔ پھر معاملہ یہاں تک ہی نہیں رہتا بلکہ مسجدین کریمین میں داخل ہونے کے بعد سے نکلنے تک مسلسل کیمرے کے ذریعے سے کئی اطراف سے نگاہوں میں رکھا جاتا ہے۔

مذکورہ امور کو ذہن میں رکھتے ہوئے اس بات پر غور فرمائیں کہ عرب وعجم، مشرق ومغرب کے سینکڑوں علماء ومشائخ جہازوں میں سفر کرتے ہیں، یورپ وامریکا وانگلینڈ وافریقہ میں آئے دِن تبلیغِ دِین کے لئے آتے جاتے رہتے ہیں۔ ہندوپاک سے چند مشاہیر کے نام لکھے جاتے ہیں جو نفلی حج وعمرہ کی سعادت حاصل کرنے اور تبلیغِ دِین کے لئے دُنیا کے مختلف ممالک میں

آتے جاتے رہے ہیں اور ان میں بہت سے اب بھی آتے جاتے ہیں۔ مثلاً ہند سے فقیہِ اعظم ہند حضرت علامہ شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفی اعظمی، مفتی اعظم ہند حضرت علامہ اختر رضا ازہری، ابوالبرکات حضرت علامہ امین میاں برکاتی مارہروی متعنا اللہ تعالیٰ بفیوضھم اسی طرح اور دیگر علماء و مشائخ والمنقول حضرت علامہ فیض احمد اویسی، مناظرِ اسلام اسلام شیخ الحدیث والتفسیر صاحب ''مقام رسول'' صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت علامہ منظور احمد فیضی، استاذ الاساتذہ حضرت علامہ محمد حسن حقانی، مفتی احمد میاں برکاتی، مولانا عبدالعزیز حنفی، حضرت مولانا تراب الحق شاہ صاحب، علامہ مولانا عبدالحکیم شرف قادری وغیرہم دامت برکاتہم العالیہ۔ اب کوئی عقل سے پیدل ہی ہوگا جو معاذ اللہ ان مذکورہ مشاہیر اور دیگر علماء پر فسق کا فتویٰ لگانے کی جرأت کرے گا۔ اللہ تعالیٰ ایسی اُلٹی عقل کے شر سے ساری اُمّت کو محفوظ فرمائے۔

آج کُفّارِ بداَطوار اسلحے کی جنگ کے ساتھ ساتھ ٹی۔وی اور وِڈیو کے ذَرِیعے سے مسلمانوں کے گھروں میں پہنچ کر اسلام کے خلاف زہر اُگل رہے ہیں۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ اپنے باطل دلائل کے ذَرِیعے سے اسلام اور پیغمبرِ اسلام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بے عیب شان میں گستاخیاں کر رہے ہیں۔ یونہی تمام اقسام کے گمراہ مذاہب نے ٹی۔وی اور وِڈیو کو اپنے عقائدِ باطلہ کی ترویج کا ذَرِیعہ بنالیا ہے۔ جس کا جو دِل چاہے بکتا ہے۔ ان لوگوں نے مختلف ٹی۔وی چینلز کے اوقات خرید رکھے ہیں بلکہ قادیانیوں نے تو ایک عرصے سے پورا چینل شروع کیا ہے جس پر وہ باقاعدگی سے روزانہ کئی گھنٹے اپنے گمراہ کن عقائد کا پرچار کرتے ہیں اور فی زمانہ ہمارے معاشرے کا یہ حال ہے کہ ٹی۔وی اور وِڈیو ئی نسل کی گھُٹی میں پڑے ہوئے ہیں۔ ٹی۔وی اور وِڈیو معاشرے کے افراد کے لئے تفریح کا سامان بھی ہے اور حصولِ معاملات کا عُمومی ذَرِیعہ بھی ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ بہت سے لوگ اپنے اکثر اوقات ٹی۔وی کے سامنے ہی گزارتے ہیں۔ لہٰذا جو کچھ ٹی۔وی میں دیکھتے ہیں خواہ بُرا دیکھیں یا بھلا دیکھیں اس سے متاثر ہوجاتے ہیں اور رفتہ رفتہ اسے اپنا لیتے ہیں اور تہذیب کا حصّہ سمجھنے لگتے ہیں۔ ان تمام امور کو سامنے رکھتے ہوئے ہی بات بِالکل واضح ہوجاتی ہے کہ مووی بنوانا جائز ہے۔

کتبِ فقہیہ میں اس قسم کی کئی مثالیں مل جاتی ہیں کہ علماء نے حالاتِ زمانہ کو دیکھتے ہوئے راجح اقوال کو چھوڑ کر مرجوع اقوال پر بھی فتوے دیے جیسا کہ خاتم الفقہاء علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ''فقیہ ابواللیث سمرقندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ پہلے میں تین باتوں کی ممانعت کا فتویٰ دیا کرتا تھا اور اب ان کے جواز کا فتویٰ دیتا ہوں۔ پہلے میں فتویٰ دیتا تھا کہ تعلیمِ قرآن پر اُجرت لینا حلال نہیں، اسی طرح فتویٰ دیتا تھا کہ عالم کے لئے جائز نہیں کہ وہ سلطان (بادشاہ) کی صحبت اختیار کرے اور عالم کے لئے جائز نہیں کہ وہ دیہاتوں میں اُجرت پر وعظ کرنے جائے۔ مگر اب تعلیمِ قرآن کے ضیاء کے خوف، لوگوں کی حاجت کی، اور دیہاتوں کی جہالت کی وجہ میں نے ان سے رجوع کرلیا۔'' (رسائل ابن عابد، جلد ۱ صفحہ ۱۵۷، اسھیل اکیڈمی لاھور)

لیکن اس کے ساتھ اس بات کا خیال رکھنا نہایت ضروری ہے کہ یہ حکم جائز و حلال پروگراموں کے بارے میں ہے، جیسے علمائے اہلسنّت کے بیانات، تلاوتِ قرآن اور نعت کی مووی اور شادی کے موقع پر جو عورَتوں کی بے پردہ موویاں یونہی فلموں، ڈراموں، گانوں باجوں کی موویاں بنائی جاتی ہیں وہ سب ناجائز و حرام ہیں۔

وَاللّٰہ ورسولہ اعلم عزّوجل وصَلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم

الجواب صحیح
ابو الصالح محمد قاسم القادری
۲۶ شعبان ۱٤۲۶ھ، یکم اکتوبر ۲۰۰۵ء

کتبــــــہ
المتخصص فی الفقہ الاسلامی
محمد عقیل رضا العطاری المَدَنی
۲٤ شعبان ۱٤۲۶ھ، ۲۹ ستمبر ۲۰۰۵ء